کتاب نما

محاضراتِ قرآنی، ڈاکٹر محمود احمد غازی۔ ناشر: الفیصل ناشرانِ کتب، اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۴۰۴۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

یوں تو مصنف کی شخصیت علمی اعتبار سے ہمہ جہت ہے، مگر ان کا خصوصی تعلق علوم الفقہ اور اسلامی قانون سے ہے۔ ان کی زیرتبصرہ کتاب علوم القرآن کے متنوع مضامین کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ پیش لفظ (ص ۹) کے مطابق مؤلف موصوف کی مزید کتابیں محاضراتِ حدیث، محاضراتِ فقہ اور محاضراتِ سیرت بھی بالترتیب منظرعام پر آنے والی ہیں۔ یہ ان کی متنوع علمی دل چسپیوں کا ثبوت ہے۔

زیرنظر خطبات الہدیٰ انٹرنیشنل، اسلام آباد کی ایک ورکشاپ میں شریک ان خواتین کے سامنے پیش کیے گئے جو خود مختلف حلقوں میں بطور مدرّسات، دروسِ قرآن کا اہتمام کرتی ہیں۔ مجموعہ کل ۱۲ خطبات پر مشتمل ہے۔ سبھی موضوعات، نہایت اہم اور پُرکشش ہیں اور قرآن اور علوم القرآن کے ہر متعلم و معلم کے لیے ان کا مطالعہ ضروری بلکہ ناگزیر ہے، مثلاً: تدریسِ قرآن مجید، ایک منہاجی جائزہ (ص ۱۱)، تاریخ نزولِ قرآن مجید (ص ۸۵)، تدریسِ قرآن مجید، دورِ جدید کی ضروریات اور تقاضے (ص ۳۷۵)، وغیرہ۔

خطبات کا انداز تحریری اور تحقیقی کے بجاے تقریری اور داعیانہ ہے۔ مؤلف کے مطابق ''اندازِ بیان میں خطیبانہ رنگ کہیں کہیں بہت زیادہ نمایاں ہوگیا ہے'' (ص ۹)۔ لیکن اندازِ بیان واقعتاً اتنا دل چسپ، اور مشمولات اتنے معلومات افزا ہیں کہ قاری کی دل چسپی کم نہیں ہوتی۔

مجموعی طور پر یہ کتاب مؤلف کی وسعتِ علمی، ذخیرۂ معلومات اور علومِ قرآنیہ سے گہری دل چسپی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ مضبوط یادداشت اور داعیانہ تڑپ کی بنا پر فاضل مؤلف ایک

موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے کئی ضمنی موضوعات پر بھی روانی سے معلومات فراہم کرتے چلے جاتے ہیں، مثلاً: مفسرین قرآن کے تفسیری مناہج کے ضمن میں ڈاکٹر حمیداللہ مرحوم کے ہاتھ پر مسلمان ہونے والے مشہور فرانسیسی موسیقار ژاک ژیلبر کا دل چسپ واقعہ اور قرآن کے بارے میں اُس کے سوالات (ص ۲۲۷-۲۳۰)۔ اسی طرح اعجاز القرآن کے ضمن میں کعبۃ اللہ کے پردوں کی کیفیت کا بیان (ص ۲۶۴)، وغیرہ۔ گویا علوم القرآن سے متعلق ان محاضرات میں تاریخِ اسلام کی جھلک بھی نمایاں ہے۔ مؤلف کی بعض آرا سے علمی اختلاف کی گنجایش کے باوجود، کتاب کی افادیت سے انکار ممکن نہیں۔ (ڈاکٹر محمد حماد لکھوی)

صحابہؓ کی زندگیاں، ڈاکٹر عبدالرحمٰن رافت پاشا۔ مترجم: اقبال احمد قاسمی۔ ناشر: دارالمسلم، لاہور۔ صفحات: ۴۰۶۔ قیمت (مجلد): ۱۶۵ روپے

صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین وہ نفوسِ قُدسی ہیں جن کو خاتم الانبیا والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے جمالِ جہاں آرا سے اپنی آنکھیں روشن کرنے، آپؐ پر ایمان لانے اور آپؐ سے براہِ راست استفاضے کا شرف حاصل ہوا۔ اِن پاک نفس ہستیوں نے تہذیب وتمدن کی زُلفوں کو سنوارا، سیاست ومعیشت کے چہرے کو نکھارا، جہالت کے اندھیروں اور کفر وشرک کی ظلمتوں میں ہدایت کی شمعیں روشن کیں۔ ان کی عظمت اور رفعتِ کردار پر اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں جابجا مُہرِ تصدیق ثبت فرمائی اور ان کی عظیم الشان 'کامیابی' کا ذکر اس طرح فرمایا: رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡہُ ط ذٰلِکَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ٥ (المائدہ ۵:۱۱۹) [اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے]۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے بعد صحابۂ کرامؓ (بشمول صحابیاتؓ) کے سوانحِ حیات کے مطالعے سے تعلق باللہ اور عشقِ رسولؐ محکم ومتحرک ہوتا ہے۔ زیرِنظر کتاب ۵۵ صحابۂ کرامؓ اور تین صحابیاتؓ کے ایمان افروز سوانحِ حیات پر مشتمل ہے۔ یہ مصر کے نامور ادیب ڈاکٹر عبدالرحمٰن رافت پاشا کی عربی تالیف صُوَرٌ مِنۡ حیاۃ الصّحابۃؓ کا اُردو ترجمہ ہے۔ ترجمہ نہ صرف رواں، شگفتہ، شستہ اور عام فہم ہے بلکہ اس میں ادبیت بھی پائی جاتی ہے۔ فاضل مترجم

نے پوری کوشش کی ہے کہ عربی نثر کا زورِ بیان اُردو ترجمے میں منتقل ہو جائے۔ اس کوشش میں وہ خاصے کامیاب نظر آتے ہیں سوائے اس کے کہ انھوں نے کتاب کے عربی الفاظ (بالخصوص صحابہؓ و صحابیاتؓ کے اسما) پر اِعراب لگانے کا التزام نہیں کیا۔ آج کل تلفظ کی غلطیاں عام ہو چکی ہیں، اس لیے عربی الفاظ پر اِعراب لگانا ضروری ہے۔

کتاب کے صفحات ۴۳ تا ۷۸ اور ۲۶۸ تا ۲۷۰ پر جحش (ج ح ش) کو جا بجا حجش (ح ج ش) کمپوز کیا گیا ہے۔ آیندہ ایڈیشن میں اس غلطی کو درست کر لینا چاہیے۔ صفحہ ۲۷۳ پر 'خوشی سے پھولی نہ سمائیں' کی جگہ 'خوشی سے پھولا نہ سمائیں' ہونا چاہیے کیونکہ محاورے میں تبدیلی درست نہیں۔ بحیثیت مجموعی سیر الصحابہ کے موضوع پر یہ ایک لائقِ مطالعہ کتاب ہے۔ گیٹ اَپ نہایت عمدہ ہے۔ (طالب الہاشمی)

تعمیر معاشرہ میں مسجد کا کردار، مولانا امیر الدین مہر۔ ناشر: النور پبلی کیشنز، ایف ۹۰، سپریم ایونیو، فیز ۲، سیکٹر ۵ بی، کراچی۔ صفحات: ۲۴۰۔ قیمت: ۱۲۰ روپے۔

کتاب کا عنوان تو محدود ہے، لیکن مندرجات میں بڑی وسعت اور جامعیت ہے۔ مسجد سے متعلق ہر ممکن پہلو زیر بحث آ گیا ہے۔

مصنف نے لکھا ہے کہ یہ موضوع گذشتہ ۲۰ سال سے ان کے پیشِ نظر رہا اور اب وہ اسے ضابطۂ تحریر میں لائے ہیں۔ آدابِ مسجد اور امام، موذن اور مقتدی، مسلم معاشرے میں مسجد کی اہمیت، تاریخی جائزہ، اہم مساجد کے بارے میں ضروری معلومات اور دورِ جدید میں پیش آمدہ مسائل، سب ہی کا بخوبی احاطہ کیا گیا ہے۔ ''دورِ حاضر میں مسجد کے حقیقی کردار کی بحالی'' کے زیرِ عنوان مصنف نے جہاں تاریخی و مذہبی پہلو کو اجاگر کیا ہے، وہاں عصرِ حاضر کے تقاضوں پر بھی بحث کی ہے اور عملی تجاویز پیش کی ہیں۔ چند عنوانات: تعلیم قرآنی ناظرہ اور تعلیم بالغاں، کوچنگ کلاسیں یا شام کا اسلامی اسکول، مسجد اور خواتین کی تعلیم، رفاہی و اصلاحی مرکز، دارالمطالعہ، مہمان خانہ اور مسافر خانہ، قانونی مشورہ، فون کی سہولت، میت گاڑی، شفاخانہ، پنچایت کمیٹی، سماجی اجتماعات و کانفرنسیں، ایک اسلامی سنٹر کا نقشہ، عمر رسیدہ لوگوں کے لیے دن کا مرکز، نوجوانوں کی

سرگرمیاں، تجہیز وتکفین کی سہولیات وغیرہ۔۲۲ سے زائد عنوانات ہیں۔اس موضوع پر جامعیت کے لحاظ سے اپنی نوعیت کی یہ پہلی کتاب ہے۔

تجویز کیا گیا ہے کہ مساجد کونسل قائم کی جائے۔اس کا ایک لائحہ عمل ہو۔تربیت خطبا، ائمہ اور موذنین نومسلموں اور نوجوانوں کے لیے تربیتی کورس، بیرون ملک تربیتی کورس، فہم قرآن مراکز، افتا و تحقیق کا شعبہ، تربیت حجاج پروگرام وغیرہ اس کونسل کے نمایاں فرائض ہوں۔

آخری باب اسلام میں مسجد کی مرکزیت و اہمیت کے پیشِ نظر مسجد کے کردار کے خلاف کی جانے والی کش مکش پر مبنی ہے۔دورِنبوتؐ سے لے کر تا حال صورت حال کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس باب میں مسجد کو اس کے حقیقی مقام سے ہٹانے کے اسباب کا بھی تذکرہ ہے۔

مصنف کے اندازے کے مطابق پاکستان میں ہر سال ۱۰ ہزار نئی مساجد تعمیر ہوتی ہیں اور ۲ لاکھ سے زائد موجود ہیں۔اگر یہ مساجد صحیح معنوں میں اپنا کردار ادا کریں تو معاشرے میں وہ تبدیلی لائی جاسکتی ہے جس کا تقاضا اسلام کرتا ہے۔مسجد کے کردار اور ائمہ مساجد کی تربیت پر یہ ایک گائیڈ بک ہے۔کتاب کی جامعیت کا تقاضا ہے کہ نام میں تبدیلی کی جائے، مثلاً مسجد: جامع تصور، تہذیبی کردار اور جدید چیلنج۔

کتاب میں مختلف مساجد کی خوب صورت تصاویر بھی شامل ہیں۔مناسب تھا کہ ہر تصویر کے نیچے ایک وضاحتی جملہ دے دیا جاتا۔(مسلم سجاد)

قلزم خاموش، ڈاکٹر ریاض احمد ہرل۔ ناشر: کتاب نما پبلشرز، ۱۴- دینا ناتھ مینشن، مال روڈ، لاہور۔صفحات: ۱۲۸۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔

دانش پاروں کے اس مجموعے کا مطالعہ کرتے ہوئے ہر تحریر دل میں اترتی محسوس ہوتی ہے اور بعید نہیں کہ کوئی پارہ ایسا خیال اور اتنا عمل انگیز ثابت ہو کہ وہ قاری کی زندگی کا رخ بدل دے۔ یہ تحریریں مؤلف کے تجربے، مشاہدے اور غوروفکر کا ماحصل ہیں۔ یہ ایسی سچائیوں اور حقائق پر مبنی ہیں جو کائنات، انسان اور خالق کائنات کی ذات اور ان کے باہمی تعلق پر غور کرنے سے منکشف ہوتے ہیں۔ذہانت اور گہرے تفکر کے باوجود، اللہ تعالیٰ کی خاص عطا کے بغیر، یہ انداز

نصیب نہیں ہوتا۔ بات کہنے کا سلیقہ اور خاص انداز اور الفاظ کی ایک خاص ترتیب جو دل پر نقش ہو جاتی ہے۔ مشتے نمونہ از خروارے ملاحظہ ہو:

o بندے کے سر کا سب سے بلند مقام سجدے کا مقام ہے۔ o خیال کی درستی عمل کی درستی کا سبب بنتی ہے اور عمل کی درستی کامیابی کی ضمانت ہے۔ o کثرتِ شکوہ و شکایت غربتِ دل کی علامت ہے۔ o بے جا نسلی تفاخر--- بے ہنر اور بے کردار انسان کا پسندیدہ ہتھیار ہے۔ o اپنی پوری صلاحیت بروے کار لائے بغیر، حاصل پر شاکر رہنا قناعت نہیں، کم ہمتی ہے۔ o اپنی کمزوریوں کا گہرا شعور، دوسروں کی بظاہر ناقابلِ برداشت کمزوریوں کو بھی گوارا بنا دیتا ہے۔

دانش پاروں کا یہ اسلوب خلیل جبران کا سا ہے۔ مصر کے ابن عطا اللہ (م: ۱۳۰۹ء) نے اسی انداز میں لکھا ہے اور ہمارے ہاں واصف علی واصف نے اسی اندازِ بیان کو اپنایا ہے۔ اب ریاض احمد ہرل اس صف میں شامل ہوئے ہیں۔ مقدمہ نگار جناب شہزاد احمد کے نزدیک یہ حکمت کی باتیں ہیں جن میں چند لفظوں میں بہت بڑے خیال کو باندھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ نامور ادیبہ بانو قدسیہ نے مصنف اور ان کے اسلوب کی تحسین کی ہے۔ (عبداللہ شاہ ہاشمی)

Pleasing Voices [خوش کن آوازیں]، پروفیسر محمد اکرم طاہر۔ ناشر: علم و عرفان پبلشرز، ۳۴- اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۱۸۸۔ قیمت: لائبریری اڈیشن ۲۲۰ روپے، طلبا اڈیشن: ۱۵۰ روپے

مصنف انگریزی زبان و ادب کی تدریس سے وابستہ ہیں۔ انھوں نے مباحثوں اور تقریری مقابلوں میں حصہ لینے والے طلبا کی رہنمائی کے لیے اپنی تحریر کردہ، انگریزی تقاریر کو یکجا کر کے شائع کر دیا ہے۔

مقدمے میں مؤلف نے خطباتِ رسولؐ کے حوالے سے 'فنِ تقریر و خطابت کے موضوع پر' تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ اس حصے میں مصنف نے آپؐ کے بعض خطبوں کے (ترجموں کے) اقتباسات بھی دیے ہیں جو بڑے مؤثر ہیں۔ ضمیمے میں آپؐ کے اصل عربی خطبوں کے نمونے بھی دیے گئے ہیں۔ بطور نمونہ حضرت عیسٰیؑ، جعفر بن ابی طالب، قائداعظم، ابراہام لنکن، گاندھی، سقراط وغیرہ کی ایک ایک تقریر، اور ہٹلر، چرچل اور اسٹالن کی تقاریر کے اقتباس دیے گئے ہیں۔ بعدازاں

طلبا کے مابین مباحثوں اور تقریری مقابلوں کے لیے موافقت اور مخالفت میں، مختلف موضوعات پر ۳۰ تقاریر دی گئی ہیں، مثلاً: ○ علم ایک قوت ہے ○ امن چاہتے ہو تو جنگ کے لیے تیار رہو ○ قائداعظم کا تصورِ پاکستان ○ ہمارا دورِ تہذیبوں کی کش مکش کا دور ہے ○ سائنس ایک نعمت ہے ○ سائنس ایک لعنت ہے ○ سیاست کا دوسرا نام بدعنوانی ہے، وغیرہ۔

اس کتاب کو پڑھ کر محسوس ہوتا ہے کہ واقعی کچھ کلمات و خطابات، سننے والوں میں زندگی کی نئی روح پھونک دیتے ہیں۔ پروفیسر صاحب نے علمی دیانت کا مظاہرہ کرتے ہوئے وہ تمام حوالہ جات پیش کر دیے ہیں جن سے اُنھوں نے خوشہ چینی کی ہے۔ طباعت مناسب ہے۔ یہ کتاب طلبا، اساتذہ اور اہلِ علم کے لیے یکساں مفید ہے۔ کتاب کے آخر میں Animal Farm ناول کا تعارف شامل ہے۔ ہمارے خیال میں اس کی ضرورت نہ تھی۔ (محمد ایوب منیر)

چار موسم، ایچی سن کالج میں، زاہد منیر عامر۔ دارالتذکیر، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۲۴۸+۴۰۔ قیمت: ۶۰۰ روپے۔

مصنف تقریباً ایک سال تک ایچی سن کالج میں اُردو کی تدریس پر مامور رہے۔ اس کتاب میں انھوں نے کالج کی تاریخ اور تعلیمی سرگرمیوں کے بارے میں کچھ تفصیلات اور مشاہدات پیش کیے ہیں۔

ایچی سن کالج برطانوی ہندستان کے راجوں اور نوابوں کے بچوں کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنے کے لیے ۱۸۸۶ء میں ۲۱۱۱۲۱ روپے کی خطیر رقم خرچ کر کے تعمیر کیا گیا تھا۔ کالج کے افتتاحی تقریب کے موقع پر، اس کے بانی لیفٹیننٹ گورنر سر چارلس امفرسٹن ایچی سن نے کہا تھا: کالج میں حکومت کے وفادار خاندانوں کو باہمی رابطوں کی استواری کا موقع ملے گا، جس سے مجموعی طور پر ہمارے مقصد کو تقویت پہنچے گی اور یوں یہ ادارہ برطانوی حکومت کے استحکام کا ایک ذریعہ ثابت ہوگا۔

ایچی سن کالج کے مقاصدِ قیام کے پیشِ نظر کالج کے موسسین، مذہب اور مذہبی تعلیم کی حوصلہ شکنی کرتے تھے کیوں کہ مذہب اور مذہبی جذبے کی بقا سے انگریز حکمرانوں کے مفادات پر

چوٹ پڑتی تھی۔ وہ چاہتے تھے کہ تمام طالب علموں میں ایک ہی رشتہ ہو، برطانوی حکومت سے وفاداری کا رشتہ۔

تاہم، اب سے ایک ڈیڑھ عشرہ پیش تر اس کالج کے ایک پرنسپل جناب عبدالرحمٰن قریشی صاحب نے الوداعی تقریر میں تاسف کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا: ''ایچی سن کے طلبا اپنے تہذیبی ورثے سے بیگانہ ہیں''۔

کتاب میں فارسی اشعار اور ذومعنی جملوں سے بھی مصنف نے اپنی بات واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ مثال کے طور پر ایک جگہ ایچی سن کالج کے پرشکوہ عمارت کی منظرکشی کرتے ہوئے لکھا ہے: ''......اس برآمدے میں سفید پتھر کی سلوں پر سامراج کے لیے جان ہار جانے والوں کے سیاہ نام درج ہیں''۔

یہ کتاب ایک تحقیق، تخلیق اور خوب صورت پیش کش ہے، جسے پڑھتے ہوئے یوں محسوس ہوتا ہے، جیسے کسی باغ کی سیر ہو رہی ہے۔ البتہ اس باغ کی سیر کے لیے ٹکٹ (قیمت کتاب) ۶۰۰ روپے پاکستانی سکّہ رائج الوقت ہے۔ (نوراسلم خاں)

جہیز کی تباہ کاریاں، حافظ مبشر حسین لاہوری۔ ناشر: مبشر اکیڈیمی، مکان نمبر ۱۱، گلی نمبر ۲۱، مکھن پورہ، نزد نیو شادباغ، لاہور۔ صفحات: ۱۳۵ روپے۔ قیمت: ۶۰ روپے۔

زیرنظر کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے جس میں مصنف نے جہیز کے تباہ کن اور جاہلانہ رواج کے سبب بڑھتے ہوئے مسائل کو اجاگر کیا ہے۔ انھوں نے جہیز کی قبیح رسم کے معاشرتی، اخلاقی اور طبی نقصانات کو دلائل وشواہد کے ساتھ واضح کیا ہے۔ جہیز کے معاملے میں راہِ راست کیا ہے؟ شریعت کیا کہتی ہے؟ اس سلسلے میں مؤلف نے حضور اکرمؐ اور صحابہ کرامؓ کے فرمودات کو بطور نمونہ اور دلیل پیش کیا ہے۔ آخر میں اس موضوع پر مفتی محمد تقی عثمانی، مولانا عبیداللہ رحمانی اور حافظ صلاح الدین یوسف کی تحریریں بھی شامل کی گئی ہیں۔

یہ کتاب جہیز کے مسئلے پر ایک مختصر مگر خوب صورت کاوش ہے۔ تعجب ہے کہ لفظ 'جہیز' کا املا اوّل تا آخر ہر جگہ غلط (جھیز) لکھا گیا ہے۔ (اللّٰہ دتّا جمیل)

تعارفِ کتب

☆ **قیادت و سیادت**، مرتب: اختر حجازی۔ الفیصل ناشران، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ صفحات ۲۹۲۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔ [نوعیتِ کتاب کی وضاحت کے لیے عنوان کتاب کے ساتھ قوسین میں یہ ضمنی توضیح درج ہے۔ ''سید مودودی کے اعزاز میں دیے گئے تاریخی استقبالیے''۔ اس سے یہ تاثر ہوتا ہے کہ شاید یہ تاریخی استقبالیوں کی تفصیل اور روداد ہے لیکن یہ دراصل مولانا مرحوم کی وہ تقاریر ہیں جو مختلف مواقع پر، مختلف شہروں میں ان کے اعزاز و استقبال میں منعقدہ جلسوں میں پیش کردہ سپاس ناموں کے جواب میں کی گئیں--- ممکنہ حد تک مقام اور تاریخ بھی دی گئی ہے۔ تقریباً ساری ہی تقریریں ایشیا اور آئین سے اخذ کردہ ہیں۔ ان جلسوں میں بعض اکابر (مولانا محمد چراغ، مفتی سیاح الدین کاکاخیل، اے کے بروہی وغیرہ) نے جو تاثراتی کلمات ادا کیے، وہ بھی شامل ہیں۔]

☆ **اسلام اور دہشت گردی**، ڈاکٹر خالد علوی۔ دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، پوسٹ بکس ۱۴۸۵، اسلام آباد۔ صفحات: ۴۷۔ قیمت: ۴۰ روپے۔ [مسلم اُمہ پر انتہاپسندی، تشدد پسندی اور دہشت گردی کے الزامات کا علمی وفکری دفاع۔ اسلام کا مزاج امن اور اعتدال کا ہے، اپنا دفاع اسلام کا حق ہے، یہی جہاد ہے۔ اپنے موضوع پر ایک موثر علمی تحریر۔]

☆ ششماہی **التُّراث**، مدیر مسئول: شیخ عبدالواحد عبداللہ، مدیر التحریر: عبدالرشید صدیقی۔ ناشر: جامعہ دارالعلوم بلتستان، غواڑی، شمالی علاقہ جات۔ صفحات: ۱۱۰۔ قیمت: ۳۰ روپے۔ [پاکستان کے شمالی علاقہ جات، مستقبل میں استعماری قوتوں کے اہداف کا مرکز بنتے نظر آتے ہیں۔ گذشتہ دو برس کے دوران وہاں نصابی حوالے سے کش مکش اور پھر آغا خان فاؤنڈیشن کے مخصوص عزائم ایسے موضوعات ہیں جن پر اہلِ پاکستان گہری تشویش میں مبتلا ہیں۔ یہ مجلّہ اُن علاقوں میں اہلِ حدیث مسلک کی مؤثر ترجمانی کرتا ہے اور لکھنے والوں نے محنت سے مضامین لکھے ہیں۔]

☆ **تدریسی قدر پیمائی**، محمد رفیق وڑائچ۔ ناشر: اردو سائنس بورڈ، ۲۲۹ اپرمال، لاہور۔ صفحات: ۱۸۰۔ قیمت: ۱۸۰ روپے۔ [قدر پیمائی (Evaluation in Education) کے موضوع پر، مصنف کے نتائجِ مطالعہ اور ذاتی تجربات و مشاہدات۔ ایک پیشہ ورانہ جامع مطالعہ، جس میں مصنف کا ملّی اور اخلاقی نصب العین کا زاویۂ نظر نمایاں ہے۔ اساتذہ کے لیے ایک عمدہ راہ نما کتاب۔]

☆ **قرآنی دعاؤں کا انسائی کلوپیڈیا**، محمد شریف بقا۔ ناشر: علم و عرفان پبلشرز، ۳۴- اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۱۵۷۔ قیمت: ۱۲۰ روپے۔ [دعاؤں کا مجموعہ، آیاتِ قرآنی کا متن، ترجمہ، الفاظ و حروف کے معانی، دعا کا مفہوم، اہم نکات۔ ایک مفید مجموعہ۔]